Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۲۷ صفر ۱۴۱۲ھ، ۷ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۷ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۰۰

کج لوگوں کی نیکی کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں

"انبیاء کی نیکیوں کی دعائیں کیوں ان کی اولاد کے حق میں مانی جاتی ہیں عام انسانوں کے لئے کیوں نہیں مانی جاتیں۔ یہ بھی تو ایک مسئلہ ہے۔ پس مغضوب علیہم کی دعاؤں پر جب آپ غور کرتے ہیں تو بہت سے نیک لوگوں کی دعاؤں کی حکمتیں بھی سمجھ آنے لگ جاتی ہیں ـــــ جو مغضوب لوگوں کی دعائیں ہیں یا کج لوگوں کی دعائیں ہیں وہ جب نیکی کی دعائیں بھی کرتے ہیں تو ان کے اندر ایک کجی ہوتی ہے اور اس کجی کی وجہ سے وہ دعائیں رد ہو جاتی ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو، میں محض للہ مختصر طور پر چند باتیں سناتا ہوں۔ میری طبیعت اچھی نہیں اور زیادہ باتوں کی حاجت نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور پاک فطرت عطا فرمائی ہے اور جن کی استعدادیں عمدہ ہیں۔ وہ بہت باتوں کے محتاج نہیں ہوتے اور ایک اشارہ ہی سے اصل مقصد اور مطلب کو سمجھ لیتے اور بات کو پا لیتے ہیں۔ ہاں جو لوگ اچھی فطرت اور عمدہ استعداد نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت پر اعتقاد نہیں ہے، وہ تو اپنی اغراض کی پیروی کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱۳)

"مکہ کی مٹی ایک ہی تھی جس سے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوجہل پیدا ہوئے۔ مکہ وہی مکہ ہے جہاں اب کروڑوں انسان ہر طبقہ اور درجہ کے دنیا کے ہر حصہ سے جمع ہوتے ہیں۔ اسی سرزمین سے یہ دونوں انسان پیدا ہوئے۔ جن میں سے اوّل الذکر اپنی سعادت اور رشد کی وجہ سے ہدایت پا کر صدیقوں کا کمال پا گیا اور دوسرا شرارت، جہالت، بیجا عداوت اور حق کی مخالفت میں شہرت یافتہ ہے۔ یاد رکھو۔ کمال دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رحمانی، دوسرا شیطانی۔ رحمانی کمال کے آدمی آسمان پر ایک شہرت اور عزت پاتے ہیں۔ اسی طرح شیطانی کمال کے آدمی شیاطین کی ذریت میں شہرت رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱۴)

درخواست دعا

○ مکرم رانا نعیم الدین صاحب (اسیر راہ مولا۔ ساہیوال) گزشتہ دو ماہ سے گھٹنے میں سوزش کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ انہوں نے سب احباب کو سلام بھجواتے ہوئے درخواست کی ہے کہ احباب ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب اسیران راہ مولا کا حافظ و ناصر ہو اور انکی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

○ مکرم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع گجرات اطلاع دیتے ہیں کہ:
لالہ موسیٰ کے ایک مخلص خادم سلسلہ مکرم مرزا منظور احمد صاحب شاد ۲۹ اگست کو موٹر سائیکل پر اپنی بہو اور پوتے شعیب احمد کو ہمراہ لے کر گجرات جا رہے تھے کہ گجرات شہر کے قریب پیچھے سے آنے والی سوزوکی کار کی زد میں آکر شدید زخمی ہوئے۔ سر پر، دائیں کندھے پر اور پنڈلی پر ضربات آئیں۔ بہو بھی حادثہ سے متاثر ہوئی۔ پوتے کے منہ پر شدید چوٹ سے چار پانچ دانت بھی ٹوٹ گئے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانیں بچ گئیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلان ولادت

مکرمہ اہلیہ صاحبہ قاضی منیر احمد صاحب لکھتی ہیں:
○ میرے بیٹے قاضی فرید احمد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ جولائی بروز جمعرات پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ جو مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس

باقی ص پر

تفرقہ۔ بغض اور عداوت کو بالکل چھوڑ دو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اللہ کریم فرماتا ہے (اور تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو) ہر مدرسہ میں ایک رسہ ہوتا ہے کچھ لڑکے ایک طرف سے پکڑتے ہیں اور کچھ دوسری طرف سے اور آپس میں کھیلتے ہیں۔ کبھی وہ فتح پا لیتے ہیں اور کبھی وہ اور کبھی رسہ بھی ٹوٹ جاتا ہے مگر اللہ کریم فرماتا ہے ہم نے بھی ایک رسہ بھیجا ہے۔ مگر سب مل کر ایک ہی طرف کھینچو۔ تفرقہ۔ بغض اور عداوت کو بالکل چھوڑ دو۔ ایسی کوئی بات تم میں نہ پائی جاتی ہو جس سے تفرقہ پیدا ہو۔ دیکھو تم طالب علموں میں سے کسی کا باپ اعلیٰ عہدہ پر ہے۔ کوئی خوبصورت ہے۔ کسی کے پاس مال و دولت بہت ہے۔ کوئی عقلمندی کا دعویٰ کرنے والا ہے کوئی طاقت والا ہے۔ مگر ان پر ناز مت کرو اور بھول میں مت پڑو۔ یاد رکھو اللہ ایک دن میں تباہ کر دیا کرتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں اور دولتمندوں کے بچوں کو میں نے بھیک مانگتے اور بھیک مانگ کر مرتے دیکھا ہے اور بعضوں کو میں نے اپنے والدین کو گالی نکالتے دیکھا ہے کہ انہوں نے یہ پختہ حویلیاں اور در و دیوار بنائے ہیں اور ایسے محل بنا کر مر گئے ہیں کہ ہم آسانی سے بیچ بھی نہیں سکتے۔ خدا کے فضل اور رحمت کے امیدوار رہو۔ دیکھو ہم کس قدر بیٹھے ہیں۔ ایک کے چھوٹے سے کلمہ . . . . . نے ہم سب کو اکٹھے کر دیا ہے اور ایسے ملاپ کر دینے صرف اللہ کریم کا ہی کام ہے۔ انسانی کوشش سے یہ کام نہیں ہوا کرتے۔ خدا کے فضل سے ہی ہم اکٹھے ہو گئے ہیں اور اسی طرح سے ہی بچ سکتے ہیں کسی کی شکل پر، حرکات پر، غرض افعال اور اقوال پر کوئی چھیڑ چھاڑ کی بات نہ کرو اور یہ اچھی طرح سے یاد رکھو کہ جو جھگڑے بناتے ہیں اور تفرقہ ڈالتے ہیں وہ عذاب عظیم میں مبتلا ہوتے ہیں یقیناً یاد رکھو کہ بدی کا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے اور سرخروئی اللہ کریم کی رحمت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۷ ستمبر ۱۹۹۱ء

شجاعت اور ہمّت کی بنیاد ـــ ایمان

بعض اوقات انسان ذرا سی مشکلات پر کہہ اُٹھتا ہے کہ زندگی اجیرن ہو رہی ہے۔ ہر طرف سے مشکل ہی مشکل کا سامنا ہے مزہ نہیں آرہا۔ معلوم نہیں یہ مشکلات کب دُور ہوں گی۔ زندگی کا مزہ کب آنے لگے گا۔ اور اگر ایسے شخص سے کہا جائے کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف دھیان لگانا چاہیئے تو بے شک یہ بات اسے اچھی بھی لگے ذرا سی دیر کے لئے تو مُنہ بنائے گا اور سمجھے گا کہ شائد کوئی غلط بات کہہ دی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر مشکل سے بڑی ایک اور مشکل دُنیا میں موجود ہے۔ انسان جس حالت میں بھی ہے اس سے بدتر حالت میں بھی جا سکتا ہے۔ اس کی مشکلات بڑھ بھی سکتی ہیں۔ لیکن وہ اُن کی طرف دیکھتا ہے جو کہ مشکل میں نہیں ہیں اور ان کی طرف نظر نہیں کرتا جو اس سے زیادہ مشکل میں ہیں اگر وہ زیادہ مشکل والوں کی طرف دیکھے تو یقیناً اس کا دل اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات سے بھر جائے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے اسے ایمان کی تحریک کی ضرورت ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

”خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا۔ مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک ہی سے ہوتا ہے ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔“

جوں جوں اللہ تعالیٰ کی ذات پر انسان کا ایمان بڑھتا ہے توں توں اس کی شجاعت اور ہمت بڑھتی ہے اور اسے مشکلات کو برداشت کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اس ایمان کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کے گرتے ہوئے حوصلے کو اٹھائے اور اس کی ٹوٹتی ہوئی ہمّت کو بڑھائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی قوت کو بڑھائے اور ہم ہر مشکل کو آسانی سے برداشت کر سکیں۔

جلسہ پہ خورونوش کا کچھ اَور مزہ ہے
گرچہ وہی پانی ہے وہی گوشت وہی دال
شائد کہ یہ اخلاصِ دلِ کارکناں ہے
یہ تجربہ کرتے ہوئے اب ہو گئے سو سال

ـــــ ابوالاقبال

باہمی محبّت

آپس میں محبّت کا مزہ اور ہی کچھ ہے
جو دل سے نکلتی ہے دُعا اور ہی کچھ ہے

بچپن میں جو بن جائے کوئی دوست کسی کا
اس دوست کی اے دوست وفا اور ہی کچھ ہے

جو ساتھ پڑھیں، ساتھ رہیں، ساتھ ہی کھیلیں
وہ جب بھی ملیں ان کی ادا اور ہی کچھ ہے

عادات بنا دیتی ہیں ہر کام کو آساں
اچھی ہوں تو پھر ان کا صِلہ اور ہی کچھ ہے

جو علم کے انوار کرے عام جہاں میں
ہے وہ بھی دیا پر وہ دِیا اور ہی کچھ ہے

مِل جُل کے اگر دوست پڑھیں اور پڑھائیں
اس طرح سے پڑھنے کا مزہ اور ہی کچھ ہے

اَب راہ میں بچّوں کی عدو آن کھڑا ہے
لیکن مرے مولا کی رضا اور ہی کچھ ہے

یوں تو ہے ہر اِک راہنما قابلِ عزّت
جو ہم کو ملا ہے بخدا اور ہی کچھ ہے

دُنیا کی طلب ہو تو نسیم اَوروں کو ہوگی
مَیں مانگ رہا ہوں جو دُعا اور ہی کچھ ہے

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

”یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔ لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔“

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزکّی کامل رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

مکرم عبدالسمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں۔

بہت سی قومیں زمانۂ امن کی حالت میں اخلاقی مناظر پیش کرتی ہیں۔ مگر جنگ و جدال میں سارے بندھن توڑ دیا کرتی ہیں۔ اور موت کو سامنے دیکھ کر زندگی کا ہر پیمانہ بدل جاتا ہے۔ ان عربوں کو نظر میں رکھئے جو معمولی معمولی باتوں پر چالیس چالیس سال لڑائی کرتے تھے۔ اور مغلوب دشمنوں سے ایسا بھیانک سلوک کرتے کہ آج بھی اسے سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مگر صحابہؓ کا طرز عمل کچھ اور تھا

سنہ ۴ ہجری میں واقعہ رجیع میں جن صحابہؓ کو دھوکے سے گرفتار کیا گیا ان میں حضرت خبیب بن عدی رضؓ بھی شامل تھے۔ دشمن انہیں مکہ لے گئے اور وہاں حارث بن عامر کے لڑکوں نے انہیں خرید لیا تاکہ وہ اپنے باپ حارث کا بدلہ لے سکیں جن کو حضرت خبیبؓ نے بدر میں قتل کیا تھا ابھی وہ دشمن کی قید میں تھے ایک دن خبیبؓ نے حارث کی ایک لڑکی سے اپنی ضرورت کے لئے استرا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اسی حالت میں اس لڑکی کا چھوٹا بچہ کھیلتا ہوا خبیبؓ کے پاس چلا گیا اور خبیبؓ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ ماں نے دیکھا کہ خبیبؓ کے ہاتھ میں استرا ہے اور ران پر اس کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے تو وہ کانپ اٹھی اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا۔ ایک مظلوم شخص جس کو دھوکے سے پکڑا گیا ہو اور ایسے دشمن کی قید میں موت کا انتظار کر رہا ہو جس سے رحم کی ذرہ برابر توقع بھی عبث تھی جیسا کہ بعد کے واقعات نے ثابت کیا اگر ایسے دشمن کے جگر گوشے کو قتل کر کے مظلوم قیدی اپنے دل کی آگ بجھانا چاہے تو کوئی قابل تعجب بات نہیں اور دنیا میں روزانہ ایسا ہوتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ اور صحبت یافتہ کا طرز عمل بہت پاک اور اعلیٰ و ارفع تھا۔

خبیبؓ نے ماں کو دیکھا اور اس کے خوف کو سمجھتے ہوئے کہا "کیا تم یہ خیال کرتی ہو کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔ ماں کا کملایا ہوا چہرہ خبیبؓ کے ان الفاظ سے شگفتہ ہو گیا اور بعد میں اسی لڑکی کے بھائیوں نے خبیبؓ کو شہید کر دیا۔ مگر اس لڑکی کے دل میں وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ وہ ان کے اخلاق سے اس قدر متاثر تھی۔ بعد میں ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ خدا کی قسم میں نے خبیبؓ جیسا اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ وہ گواہی دیتی ہے کہ ایک دفعہ میں نے خبیبؓ کے ہاتھ میں ایک انگور کا خوشہ دیکھا تھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں انگوروں کا نام و نشان نہیں تھا۔ اور وہ آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ کہتی ہے یہ تو خدائی رزق تھا۔ جو خبیب کے پاس پہنچا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

بنت حارث نے ان غیبی انگوروں کو خدائی رزق کے طور پر دیکھا تھا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ خدائی تحفہ تھا۔ مگر یہ رزق تو بہرحال ایک فانی اور وقتی رزق تھا لیکن صحابہؓ کو دیئے جانے والا وہ اصلی آسمانی رزق اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ صفات کا وہ لافانی رزق تھا جو انہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ سے عطا ہوا تھا۔ جو اس دنیا میں بھی ہمیشہ شیریں ثمار دیتا رہا۔ اور غیروں کو بھی مسحور کرتا رہا اور آخرت میں بھی رضائے الٰہی کے غیر فانی اور لا محدود پھلوں کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ کردار کیسے تخلیق ہوا تھا۔ اس کا جواب حضرت خبیبؓ نے مرنے سے پہلے نظم میں یہ کہہ کر دیا

ذالک فی ذات الالٰہ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

میری یہ تمام قربانیاں اپنے مولا کی خاطر اور اس کے حکم کے موافق ہیں اور یہی بات فتنہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دشمن پہلوان کے سامنے اس وقت دہرائی جب ایک جنگ میں حضرت علیؓ نے ایک جنگجو کافر کو زیر کر لیا اور پھر تلوار سے اس کی گردن کاٹنے کا ارادہ کیا۔ اپنا آخری وقت دیکھ کر کافر نے غیظ و غضب کے عالم میں حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے تلوار پھینک دی اور کافر کو چھوڑ دیا۔ وہ کافر آپ کا رویہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور پوچھا کہ یہ عفو و درگذر کا کونسا موقعہ ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ سے میری لڑائی صرف اللہ کی خاطر تھی لیکن تو نے میرے منہ پر تھوک کر مجھے غصہ دلایا اور میرے دل میں ذاتی انتقام کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اس طرح میری لڑائی کا مقصد فوت ہوا اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اس کافر نے شیر خدا کی یہ گفتگو سنی تو اس کے دل سے کفر کی نجاست دور ہو گئی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اسے دیکھ کر اس کے بہت سے رشتہ دار اور ہم قوم بھی اسلام لے آئے۔

(حکایات رومی حسن خلق کی تلوار)

صحابہؓ کے پاس لوہے کے نیزے اور تلواریں نہیں تھیں جس سے انہوں نے دنیا فتح کی بلکہ اعلیٰ اخلاق کی تلوار تھی جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ ایک غزوہ میں صحابہؓ پیاس سے بے تاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا۔ صحابہؓ اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی اجازت سے پانی کو استعمال کیا مگر معجزانہ طور پر مشکیزے کا پانی ہرگز ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوا اور ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احساناً معاوضہ بھی عطا فرمایا لیکن صحابہؓ پر اس عورت کے احسان کا یہ اثر تھا کہ بعد میں جب اس عورت کے گاؤں کے آس پاس حملہ کرتے تھے تو خاص اس کے گھرانے کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس پر اس منت پذیری کا یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنے تمام خاندان کو قبول اسلام پر آمادہ کیا اور وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے (بخاری کتاب الغسل)

اس ضبط اور تحمل کے باوجود نادان دشمن الزام لگاتا ہے کہ صحابہؓ نے دنیا میں خون ریزی کی۔ مگر انہی میں شریف النفس لوگ اس کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ پروفیسر تھامس آرنلڈ اپنی کتاب

"THE PREACHING OF ISLAM' دی پریچنگ آف اسلام میں صحابہؓ کی جنگوں کے لائحہ عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لڑائیوں کے زمانہ میں اسلامی فاتحین کا ضبط، تربیت اور رحم ایسا تھا جس نے لوگوں میں اہل اسلام کا نہایت وقار پیدا کیا ہوگا اور ان پر فرض کر دیا ہوگا کہ لشکر اسلام کے استقبال کے لئے آگے بڑھیں یہ لشکر ان انصاف و اعتدال کے اصولوں کا پابند تھا جن کو حضرت ابوبکرؓ نے ابتدائی معرکۂ شام میں پابندی کے لئے اس طرح نافذ فرمایا تھا کہ "انصاف کرنا۔ وعدہ خلافی نہ کرنا۔ کسی کے اعضاء نہ کاٹنا۔ بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ کھجور کے درختوں کو نقصان نہ پہنچانا۔ اور نہ آگ سے جلانا۔ پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا۔ جانوروں کو نہ مارنا۔ گرجاؤں میں گوشہ نشین لوگوں سے کوئی تعرض نہ کرنا۔" یہ نادر المثال اخلاقی چارٹر کوئی بزدل ترتیب نہیں دے سکتا۔ اسے شجاعت کی سچی شان اپنے اندر رکھنے والے ہی قائم کر سکتے ہیں۔ جس سے صحابۂ رسولؐ پورے طور پر متصف تھے۔ اپنے دین اور عقیدے کی خاطر خون کا آخری قطرہ بہا دینے میں انہیں کبھی کوئی تامل نہیں ہوا اور اس کا اعتراف ان کے دشمنوں کو بھی رہا ہے۔ جنگ بدر سے پہلے رؤسائے قریش نے عمیر بن وہب کو بھیجا کہ وہ اسلامی لشکر کے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھے کہ اس کی تعداد کتنی ہے اور آیا ان کے پیچھے کوئی مخفی کمک تو نہیں۔ عمیر کو مسلمانوں کی شکل و صورت سے ایسا جلال اور عزم اور موت سے ایسی بے پرواہی نظر آئی کہ وہ سخت مرعوب ہو کر لوٹا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا کہ "مسلمان تعداد میں تو تھوڑے ہیں مگر تم ان کو شکست نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ان کے لشکر میں اونٹنیوں کے کجاوں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔

(سیرت ابن ہشام جلد دوم)

یہ سن کر قریش میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی۔ اور بعض نے واپس جانے کی باتیں بھی شروع کر دیں مگر ان کے مقدر کی شقاوت انہیں لے ڈوبی۔

دعا و خدمت دین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کروں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے...... ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

رپورٹ کمیشن برائے انسانی حقوق

(پاکستان)

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے اپنی پہلی سالانہ رپورٹ میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ دنیا تو انسانی حقوق کے معاملے میں آگے سے آگے بڑھ رہی ہے لیکن پاکستان ان ممالک سے بھی پیچھے ہے جو اس کے ساتھ کے ترقی پذیر ممالک کہے جا سکتے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق حکومت نے اس بات میں دلچسپی ظاہر نہیں کی کہ انسانی حقوق کے عالمی معیار کو اپنایا جائے یہ جزوی طور پر تو ناواقفیت کا نتیجہ ہے اور جزوی طور پر اس کا باعث یہ ہے کہ روزمرہ کے مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی موجودگی میں انسانی حقوق کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔

اگرچہ اس رپورٹ میں انسانی حقوق کی کیفیت کے بہتر بنانے کے لئے کئی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اس رپورٹ کے مرتبین کے خیال میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جمہوریت کے اداروں کو استحکام حاصل ہو اور انتخابات کے طریق کی اصلاح کی جائے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جب تک جمہوری اداروں کو مستحکم نہ کر دیا جائے اور انتخاب کے طریق کو بدلا نہ جائے اور اسطرح بدلنا چاہیئے کہ لوگ یہ محسوس کریں کہ وہ ووٹ دے کر اپنے آپ کو حکومت کا ایک حصہ بنا رہے ہیں۔ چاہے ان کا عقیدہ کچھ ہی ہو اور چاہے ان کی اقتصادی کیفیت کیسی ہی ہو اس وقت تک انسانی حقوق کا ادارہ یہ محسوس کرتا رہے گا کہ اسکی خواہش کے مطابق کام نہیں ہو رہا۔ گذشتہ ایک سال میں جو کچھ ہوا ہے جن میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایسے ٹربیونل مقرر کئے گئے جو اسمبلی کی رکنیت کے نااہل ثابت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اور جلد فیصلوں کے لئے خصوصی عدالتیں مقرر کی گئیں اور اسمبلی کی بجائے آرڈیننس کے ذریعے قوانین لاگو کئے گئے۔ ان سب باتوں کا اس رپورٹ میں ذکر ہے اس بات کا بھی ذکر ہے کہ عدلیہ اور وکلاء کس حد تک آزاد ہیں۔ اور امن وامان کی کیفیت کیا ہے۔ کس طرح لوگوں کو قید کیا جاتا ہے اور پولیس ان پر تشدد کرتی ہے عورتوں کے حقوق کی کیا کیفیت ہے۔ بچوں کی اور مزدوروں کی بھی۔ ان تمام اور دیگر ایسے ہی موضوعات کو تقسیم کر کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قانون کا آپس میں تضاد بھی شامل ہے۔ جبری محنت جس کے متعلق گذشتہ کئی سالوں سے شور پڑا ہوا ہے کو ایک الگ باب میں شامل کیا گیا ہے۔ بہرحال جن باتوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے وہ پولیس کا تشدد بلاوجہ لوگوں کو حراست میں لینا اور انہیں تکالیف پہنچانا ہے۔ رپورٹ میں ان امور کی کئی مثالیں دی گئی ہیں۔ رپورٹ یہ بھی کہتی ہے کہ ضروری نہیں کہ تمام باتیں درج کی جا سکی ہوں۔ کیونکہ جو شواہد اکٹھے کئے گئے ہیں وہ درج شدہ کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ پولیس کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ زیادہ تر اخباری بیانات سے لیا گیا ہے۔ صحافیوں کے خلاف تشدد کی مثالیں بھی دی گئی ہیں اور اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ خاص طور پر گذشتہ سال ۱۴ اگست کو قائداعظم کے مزار پر جو فوٹوگرافر صحافی جو پولیس کی لاٹھی چارج کی تصاویر لینا چاہتے تھے انہیں کس طرح مارا پیٹا گیا۔ پولیس کے تشدد کو خاص طور پر اس رپورٹ میں نمایاں کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ کہ جو پولیس کے افراد تشدد کرتے ہیں ان پر ایکشن کیوں نہیں لیا جاتا۔ جیلوں میں قیدیوں کی کیا حالت ہے۔ اسکے متعلق بھی یہ کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے کنونشن کیخلاف عمل ہو رہا ہے ۱۹۸۹ء میں جیل کی اصلاحات کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی ۱۹۹۰ء میں اس نے دو دفعہ میٹنگ کی اور تیسری دفعہ اس وقت میٹنگ منعقد ہونے والی تھی جب حکومت کو برطرف کیا گیا تھا۔ اسکے علاوہ منشیات کا بھی ذکر ہے۔ مزدوروں کے متعلق بعض باتوں کا ذکر کرتے ہوئے اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی بہت زیادہ اچھا سلوک نہیں ہو رہا۔ رپورٹ کے مطابق باوجود اسکے کہ اقوام متحدہ کی کنونشن جسمیں عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا۔ پاکستان بھی اس میں موجود تھا لیکن پاکستان نے ابھی تک اسکے متعلق کوئی قانون پاس نہیں کیا۔ سب سے بڑا جرم جو عورتوں کے متعلق ہو رہا ہے وہ ان کے ساتھ جنسی زیادتی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جو کچھ اپنی رپورٹ میں عورتوں کے متعلق لکھا ہے اسکے حوالے بھی اس رپورٹ میں دئے گئے ہیں۔ انتخابات میں دھاندلی کا ذکر بھی کیا گیا ہے جہاں روپے کا لالچ بھی دیا گیا اور ووٹروں پر تشدد بھی کیا گیا۔ جہاں تک اقلیتوں کا سوال ہے ان کے ساتھ بھی ناروا سلوک رکھا جاتا ہے جس میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ ان کی انتخابی فہرستیں الگ الگ کر دی گئی ہیں۔ عورتوں کی جو نشستیں اسمبلی میں قائم کی گئی تھیں۔ ان کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ تو خاصی مفصل ہے یہ صرف اسکے خلاصے کے طور پر چند باتیں پیش کر دی گئی ہیں۔

امن کانفرنس

(نئے حالات میں)

اگرچہ انقلاب سوویٹ یونین کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس کا انعقاد ممکن نہ رہے گا۔ لیکن گورباچوف کی واپسی سے اس کانفرنس کے انعقاد کی پھر امید پیدا ہو گئی ہے۔ اس کانفرنس کے لئے عربوں کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ متحد ہو کر کانفرنس میں شرکت کریں اور نہ صرف جسمانی طور پر ان کا اتحاد ہو بلکہ ان کے خیالات میں بھی یکسوئی ہونی چاہیئے اور وہ جو بات پیش کریں وہ متحدہ طور پر فیصلہ کر کے پیش کی جائے کیونکہ اس کانفرنس سے صرف کسی ایک ریاست کا مفاد وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ ساری عرب ریاستوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اسی سلسلے میں شاہ حسین اور یاسر عرفات نے آپس میں گفتگو کی ہے۔ اردن کے وزیر خارجہ نے اس گفت وشنید کے بعد بتایا (وہ خود اس گفت وشنید میں شامل تھے) کہ طرفین نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ساری عرب ریاستوں کا ایسا اتحاد ہو کہ اس کانفرنس میں وہ یک آواز اپنے مطالبات پیش کریں اور نہ صرف عرب ریاستیں بلکہ فلسطین کی جلاوطن پارلیمنٹ کا بھی ان کے ساتھ اتحاد ہونا چاہیئے۔ یعنی فلسطینی اور عرب ریاستیں یہ ساری مل کر ایک لائحہ عمل بنائیں اور اپنے مطالبات کو یکجا کر کے اس طرح پیش کریں کہ کانفرنس کو یہ سمجھا لیا جائے کہ عرب ریاستیں الگ الگ نہیں بلکہ ایک یونٹ ہیں اور ان کے خیالات بھی ایک جیسے ہیں۔ وہ سب کی سب ایک ہی بات چاہتی ہیں۔ یہ نہیں کہ کسی کے لئے امن ہو اور کسی کے لئے جنگ۔ اردن اور فلسطین کے نمائندوں نے کہا ہے کہ وہ واشنگٹن کے ردعمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ واشنگٹن کے سامنے کچھ سوالات پیش کئے گئے تھے۔ جن کا تعلق نہ صرف امن کانفرنس سے ہے۔ بلکہ امن کے قیام اور اس کے استحکام سے بھی ہے۔ اور ان سے یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ سیکورٹی کونسل کے ریزولیوشن ۲۴۲ اور ۳۳۸ پر زور دیں گے جن میں یہ کہا گیا ہے کہ اسرائیل ان تمام علاقوں کو خالی کرے جو ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے فلسطینیوں سے چھینے تھے نجی طور پر بتایا گیا ہے کہ اردن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین فلسطینیوں کے وفد کی حمایت کرے یا نہ کرے اسے منظور کرے یا نہ کرے اردن اس کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ جہاں تک تنظیم آزادی فلسطین کا تعلق ہے۔ یہ مقبوضہ علاقوں میں خاصی مقبول ہے اور اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ امریکہ فلسطینیوں کے حق خودارادیت کو تسلیم کرے اور اسرائیل کو ان علاقوں سے چلے جانے کے لئے کہے جبکہ دوسری طرف اسرائیل کا یہ کہنا ہے کہ امن ہو یا جنگ وہ کسی صورت میں بھی ان علاقوں کو خالی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس فارمولے سے اتفاق نہیں کہ زمین دو اور امن حاصل کرو ہم چاہتے یہ ہیں کہ زمین بھی ہمارے پاس رہے اور امن کا حصول بھی ہو جائے یعنی امن کو زمین کے بدلے حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عراق اس امن کانفرنس کی اس لئے مخالفت کرتا ہے کہ اس کے خیال میں اس کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ ایک اور کیمپ ڈیوڈ قسم کا معاہدہ ہو جائے گا۔ بلکہ یہ معاہدہ پہلے معاہدے سے بھی زیادہ وسیع تر ہوگا اور ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اس کانفرنس کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسرائیل کے قبضے کو مضبوط کر دیا جائے اور مغربی کنارہ اور غازہ پٹی اس کے ہاتھ میں رہنے دئے جائیں اسی طرح یروشلم کا بھی سارا علاقہ اسرائیل کے پاس ہی رہے۔ عراق کا کہنا ہے کہ یہ کانفرنس بلائی ہی اس لئے جا رہی ہے کہ ان باتوں کی توثیق ہو جائے اور اسرائیل کا قبضہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے۔ چنانچہ عراق نے ابھی سے اعلان کر دیا ہے کہ وہ اس

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں دو نہایت اہم شخصیات موجود ہیں۔ پہلے سب کا تعارف ہو جائے بائیں طرف مسٹر خلیل محمود امریکی۔ اس سے آگے خاکسار (نسیم سیفی)، مکرم عبدالرحیم صاحب سمتھ، مکرم شیخ نصیر الدین احمد اور مکرم منیر احمد صاحب عارف۔ عبدالرحیم صاحب سمتھ اور شیخ نصیر الدین صاحب کے درمیان میرا ایک بیٹا انور اقبال جس کی عمر اس وقت ڈیڑھ دو سال کے قریب تھی۔ مسٹر خلیل محمود امریکہ سے نائیجیریا ابادان یونیورسٹی کی لائبریری میں کام کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ امریکہ میں بھی بڑے سرگرم کارکن تھے۔ اور نائیجیریا آکر بھی آپ نے احمدیہ جماعت کے کاموں میں خاصی سرگرمی کا اظہار کیا۔ یونیورسٹی میں آپ نائب لائبریرین تھے اور اس کے بعد آپ کی شمالی علاقے میں تبدیلی ہو گئی اور وہاں کی ایک یونیورسٹی میں آپ لائبریرین ہو گئے۔ آپ نے نہ صرف یونیورسٹی کے لائبریرین کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ بلکہ ایک ایسا اہم کام بھی کیا جس کے لئے نائیجیریا کی یونیورسٹیاں اور نائیجیریا ان کا ممنون رہے گا۔ وہ یہ تھا کہ آپ نے نائیجیریا کے پرانے بزرگوں خاص طور پر عثمان ڈان فوڈیو کی عربی کتابوں کے مسودات جو نظروں سے اوجھل تھے لیکن نہایت اہم موضوعات پر تحریر کئے گئے تھے۔ تلاش کئے اور مسودات کی تلاش ہی میں آپ نے مصر اور بعض دیگر ممالک کا بھی دورہ کیا اور اس طرح دبے ہوئے پرانے عربی کے خزانوں کو اکٹھا کر کے لائبریری کی زینت بنایا۔ ۱۹۷۱ء میں آپ ربوہ بھی تشریف لائے اور آپ نے یہاں آکر دینی تعلیم کے حصول میں اپنے آپ کو مشغول رکھا۔ یہ بات بھی آپ کے ایک سرگرم کارکن ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ آپ ایک بہت بڑی نائیجیرین یونیورسٹی کے لائبریرین تھے اور اس سلسلے میں آپ نے مسودات جمع کرنے کا ایک بہت اہم کام سرانجام دیا تھا۔ آپ احمدیت کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے اہل و عیال سمیت ربوہ تشریف لائے۔ اگرچہ ۱۹۷۱ء کی جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے آپ کو فوری طور پر پاکستان چھوڑنا پڑا لیکن جتنا عرصہ بھی آپ نے یہاں قیام کیا آپ نے اپنے آپ کو مصروف رکھا۔ حضرت امام جماعت الثالث بھی آپ کا بڑا اکرام فرماتے تھے اور بار بار ملاقاتوں کے ذریعے آپ کی دینی اور روحانی تربیت فرماتے رہتے تھے۔ اگر آپ کو جلدی واپس جانا پڑ جاتا تو آپ یقیناً یہاں کچھ عرصہ رہ کر اچھی خاصی دینی واقفیت حاصل کر لیتے۔ لیکن بہرحال چونکہ عربی زبان سے واقف تھے اور عربی زبان کی کتب اور پرانے مسودات سے آپ کو خاص شغف تھا اس لئے آپ نے جلد ہی خاصی حد تک معلومات حاصل کر لیں۔ جب آپ نائیجیریا تشریف لائے تھے تو آپ کی بیگم کی پہلے خاوند سے ایک بیٹی تو موجود تھی۔ لیکن جب سے ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی تھیں کوئی اولاد نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ خاکسار نے ربوہ سے انہیں دوائی منگوا کر دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جب آپ ربوہ تشریف لائے تو اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ ایک بیٹے کی عمر غالباً آٹھ نو سال تھی اور تینوں بیٹے نہایت ہوشیار اور ذہین تھے اور آپ کا خیال تھا کہ ان میں سے کم از کم ایک کی زندگی وقف کریں گے۔ ان کے یہاں ربوہ میں قیام کے دوران مسٹر ہمفرے فشر جنہوں نے مغربی افریقہ میں احمدیت کے متعلق پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھا تھا اور جو اس مقالہ لکھنے کے بعد سے سکول فار اورینٹل سٹڈیز میں پروفیسر ہیں نے ایک کتاب اسلام اور سلیوری (ISLAM AND SLAVERY) مجھے تبصرہ کے لئے بھیجی تھی جو میں نے مکرم خلیل محمود صاحب کو تبصرہ کے لئے دے دی۔ ایک دفعہ امریکہ کے میلکم ایکس جو بعد میں ملک شہباز بھی کہلائے اور جو بلیک مسلمز کے رہنماؤں میں سے ایک اہم شخصیت تھے۔ حج کے بعد امریکہ جاتے ہوئے نائیجیریا آئے تو مکرم خلیل محمود صاحب نے ان کی میزبانی کی اور انہیں جماعت سے متعارف کروایا اور میرے ساتھ مل کر لیگوس کے عمائدین سے ان کی ملاقاتیں کروائیں۔

مکرم عبدالرحیم صاحب سمتھ جب پہلی دفعہ مجھے نائیجیریا میں ملے تو بڑی شستہ زبان میں کہنے لگے "آپ کا کیا حال ہے۔ آپ کب تشریف لائے"۔ ایک ہونٹڈ لوبڈ شخص جس کے سر پر رومی ٹوپی تھی اور ہاتھ میں چھڑی اور وہ نائیجیرین تھا۔ اس سے یہ الفاظ سن کر میں حیران رہ گیا۔ اور میری حیرانی دیکھتے ہوئے وہ نہ صرف مسکرا لئے بلکہ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ان کی عادت تھی کہ وہ خوش ہوتے تھے تو کھلکھلا کر ہنستے تھے۔ کہنے لگے آپ کو تو یہ بات یاد نہیں ہو سکتی میں ۱۹۱۹ء میں قادیان گیا تھا اور وہاں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سے کچھ عرصہ دینی تعلیم بھی حاصل کرتا رہا اور اردو کے بعض فقرات بھی سیکھے تھے۔ اب آپ دیکھئے کہ ۱۹۱۹ء سے لے کر اب تک میں نے چند ایک فقرات بعینہٖ اسی طرح یاد رکھے ہوئے ہیں۔ جس طرح میں نے سنے تھے۔

مسلمانوں کے بہت ہمدرد تھے۔ چنانچہ جب نائیجیریا میں مسلم لیگ کی تشکیل دی گئی تو آپ اس کے پہلے صدر بنے۔ اگرچہ ایک موقع پر انتخاب ہوا تو میرے ووٹ ان سے زیادہ آئے لیکن میں نے صدارت قبول کرنے سے معذرت کر لی۔ اور پھر وہی صدر بن گئے۔ اس عنوان کے تحت لکھے جانے والے مضامین میں سے ایک میں اس بات کا ذکر ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے صدر اور اس کے سیکرٹری صوبہ کے وزیر اعلیٰ سے ملے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہاں جس صدر کا ذکر ہے وہ مکرم عبدالرحیم صاحب سمتھ تھے۔ میری پاکستان واپسی سے کچھ عرصہ قبل وہ مجھے مشن ہاؤس میں الوداع کہنے آئے اور ساتھ ہی انہوں نے ایک تصویر (بڑے سائز کی) مجھے دی اور کہنے لگے کہ اگر میں ربوہ آیا تو میں یہ دیکھنا چاہوں گا کہ میری یہ تصویر آپ کے ڈرائنگ روم میں لگی ہوئی ہے۔ وہ ربوہ تشریف نہیں لا سکے لیکن اگر وہ آتے تو اس بات کو دیکھ کر خوش ہوتے کہ میں نے ان کی تصویر نہایت احتیاط اور حفاظت کے ساتھ رکھی ہوئی ہے۔ محترم شیخ نصیر الدین احمد اس تصویر میں خوب کھلکھلا کر ہنس رہے ہیں۔ آپ بنیادی طور پر ایک استاد تھے اور مجھے یاد ہے کہ کئی دفعہ ایسے اوقات میں جب ہم دونوں ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف ہوتے تھے آپ کہا کرتے تھے کہ اب ہنسنے کا ایک سیشن ہو جائے اور یہ بھی بتایا کرتے تھے کہ جب وہ بی۔ ٹی کلاس میں پڑھتے تھے تو انہیں یہ بات سکھائی جاتی تھی اور یہ کہہ کر وہ کھلکھلا کر ہنسنا شروع کر دیتے تھے اور ہنستے ہی چلے جاتے تھے اور میں بعض دفعہ حیران ہوتا تھا کہ ہمارے پیٹ میں تو بل پڑ رہے ہیں اور یہ نہایت خوبی اور آسانی کے ساتھ ہنستے چلے جا رہے ہیں۔ مکرم منیر احمد صاحب عارف پہلے برما میں بھی مربی رہے تھے پھر نائیجیریا تشریف لے آئے۔ آجکل آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے سٹاف میں شامل ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کانفرنس کے کسی فیصلے کی نہ تائید کرے گا نہ اس پر عمل درآمد کرے گا۔

یاسر عرفات اردن میں آئے اور شاہ حسین سے گفت و شنید کر کے اس بات پر متفق ہوئے کہ تمام عربوں کا لائحہ عمل ایک جیسا ہونا چاہیئے۔

مصنوعی دریا

نہریں تو مصنوعی ہوتی ہی ہیں۔ نہریں بنانی پڑتی ہیں لیکن یہ کبھی نہیں سنا۔ یا صرف ہم نے ہی نہیں سنا کہ دریا بھی مصنوعی بنائے جا سکتے ہیں۔ بہرحال اب لیبیا میں ۲۵ ارب ڈالر کی رقم خرچ کر کے ایک مصنوعی دریا تیار کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ بدھ (۲۸ اگست) کو لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی نے اس دریا کے پہلے مرحلے کا آغاز کیا اس کے ذریعے مغربی لیبیا کے کنوؤں سے صحرا کے راستے پانی لے جایا جائے گا۔ اور لیبیا کے ایسے حصوں کو جہاں آسانی سے پانی میسر نہیں ہوتا یہ پانی پہنچایا جائے گا۔ اس موقعہ پر تیئیس کے قریب سربراہان ریاست یا سربراہان حکومت موجود تھے اور یہ تقریب بنغازی میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر فائر ورکس چھوڑے گئے۔

اس دریا کے ذریعے مختلف علاقوں تک جو پانی لے جایا جائے گا اس کا اندازہ پانچ ملین کیوبک میٹر ہے۔ اگر یہ دریا کا منصوبہ کامیاب رہا تو دنیا بھر میں ایک عجوبہ کی صورت میں رونما ہو گا۔ کہتے ہیں کہ دنیا کا سب سے بڑا انجینئرنگ منصوبہ یہ مصنوعی دریا ہے۔ اس موقعہ پر مصر کے صدر حسنی مبارک بھی موجود تھے۔ خلیج کی جنگ کے بعد مسٹر حسنی مبارک نے تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات سے پہلی دفعہ بنغازی میں ملاقات کی۔ ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء کو قاہرہ میں ایک عرب چوٹی کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ جس کے بعد سے ان دونوں راہنماؤں کی کوئی ملاقات نہ ہو سکی۔ اگرچہ لگتا ہے کہ ملاقات تو تفصیلی تھی لیکن تفصیلات سے دنیا کو آگاہ نہیں کیا گیا۔

حسنی مبارک نے بار بار اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے جب بھی گفت و شنید کا موقعہ پیدا ہو تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندوں کو اور فلسطینیوں کو شرکت کا موقعہ ملنا چاہیئے ان کے خیال میں ان لوگوں کو مشرق وسطیٰ کے امن کے قیام کی گفت و شنید سے الگ رکھ

باقی صفحہ [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

مسور کی کاشت

غذائی اہمیت کے لحاظ سے دالیں اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔ یہ ہماری خوراک کو متوازن بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہماری روزمرہ کی خوراک عام طور پر نشاستہ دار اجناس پر مشتمل ہوتی ہے۔ لہٰذا خوراک میں پروٹین کی فراہمی کے لیئے دالوں کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ دالوں میں پروٹین وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر معدنی مرکبات اور حیاتین (وٹامن) بھی خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ملک کی آبادی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے پیش نظر دالوں کی موثر فراہمی کے لیئے ضروری ہے کہ ان کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔ تاکہ عام آدمی کی خوراک کو بہتر بنایا جا سکے۔ ربیع کی دالوں میں چنے اور مسور کی فصلیں اہم ہیں:۔

افسوس کی بات ہے کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود خوردنی تیل کے بیجوں کی طرح دالوں میں بھی ابھی تک خود کفیل نہیں ہو سکا اور اکثر دالیں غیر ممالک سے قیمتی زرمبادلہ خرچ کر کے منگوانی پڑتی ہیں حالانکہ دالوں کی پیداوار میں اضافہ ان کے زیر کاشت رقبے اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافے سے بڑی آسانی سے ممکن ہے۔ باقی دالوں کی طرح مسور کی فی ایکڑ پیداوار میں بھی اضافے کی خاصی گنجائش ہے۔ لہٰذا اگر محکمہ زراعت کی سفارشات پر عمل کیا جائے تو نہ صرف ملکی اقتصادیات پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے بلکہ دالوں کی انتہائی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کاشتکار بھائیوں کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

مسور کی کاشت کے سلسلے میں محکمہ کی طرف سے سفارشات ذیل میں دی جاتی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ کاشتکار احباب ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مسور کی کاشت کم بارش والے بارانی علاقوں اور اوسط درجہ کی زرخیز زمین پر کی جا سکتی ہے۔ درمیانہ درجہ کی زرخیز زمین جو سیم اور تھور سے پاک ہو اور جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو مسور کی کاشت کے لیئے مناسب ہے۔

زمین کی تیاری کے لیئے دوسری فصلوں کی طرح بار بار ہل چلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل اور دو دفعہ دیسی ہل چلانا کافی ہوتا ہے۔ ہر ہل کے بعد سہاگہ ضرور دیں تاکہ وتر ضائع نہ ہو اور زمین ہموار رہے۔

کھادوں کا استعمال

مسور کی فصل چونکہ پھلی دار اجناس کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا اس کو نائٹروجن والی کھاد کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ فاسفورس والی کھاد زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیئے بہت ضروری ہے۔ ایک بوری ڈی۔ اے پی۔ یا اڑھائی بوری سنگل سپر فاسفیٹ اور آدھی بوری یوریا فی ایکڑ بوائی کے وقت آخری ہل کے ساتھ ڈالنی چاہیئے۔

وقت کاشت

بارانی علاقوں میں یکم اکتوبر تا آخر اکتوبر اور نہری علاقے میں ۱۵ اکتوبر تا ۱۵ نومبر تک فصل کاشت کی جانی چاہیئے زیادہ اگیتی پچھیتی فصل کاشت کرنے سے پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ اسلیئے کوشش کرنی چاہیئے کہ صحیح موسم میں ہی کاشت کی جائے۔

شرح بیج اور ترقی دادہ اقسام

محکمہ کی طرف سے سفارش کردہ قسم ۸۵ بہترین ہے۔ اس قسم کا صاف ستھرا اور صحت مند بیج ۸ کلوگرام فی ایکڑ کافی ہوتا ہے جس سے اچھی پیداوار لی جا سکتی ہے۔ کاشت بذریعہ پور یا سنگل رو کاٹن ڈرل سے لائنوں میں کی جانی چاہیئے اگر ڈرل میسر نہ ہو تو بوائی پور یا کیرا کر کے بھی کی جا سکتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیاں کسی بھی فصل کے لیئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔ لیکن مسور کا پودا چونکہ شروع میں کمزور ہوتا ہے اس لیئے اس میں جڑی بوٹیوں کا ہونا انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جڑی بوٹیاں خوراک، پانی اور روشنی حاصل کرنے میں ہمیشہ فصل سے مقابلہ کرتی ہیں حالانکہ ان کو اگر شروع ہی میں ختم کر دیا جائے تو فصل کے لیئے نشوونما آسانی ہو جاتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ مسور کی فصل سے اگر جڑی بوٹیوں کی تلفی ۶۰ سے ۷۰ دن تک کر دی جائے تو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور شروع میں جڑی بوٹیوں کی تلفی بھی آسان ہوتی ہے۔ اور فصل کے لیئے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

آب پاشی

مسور کا پودا بنیادی طور پر خشک سالی کا مقابلہ بڑی اچھی طرح کر لیتا ہے۔ اس لیئے اس کو پانی کی کم ہی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیئے اس کی کاشت زیادہ تر بارانی علاقوں میں کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس فصل کو بھرپور آب پاشی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پانی کی زیادتی بھی اس کو نقصان دیتی ہے۔ اگر بارشیں بھی زیادہ ہو جائیں تو جڑیں گلنے لگتی ہیں۔ یا ایسی صورت حالات میں فصل زیادہ قد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور پھل کم ہو جاتا ہے۔ بارانی علاقوں میں ایک یا دو بارشوں سے فصل پک جاتی ہے۔ البتہ جہاں پانی میسر ہو اور مناسب وقت پر بارش نہ ہو تو ایک پانی پھول نکلنے سے تھوڑا پہلے اور دوسرا پانی پھلیاں بنتے وقت دینا چاہیئے۔

بیماریوں اور کیڑوں سے تحفظ

کیڑوں کے ضمن میں مسور کی سنڈی (CATERPILLAR) اور ٹوکر (CUT WORM) قابل ذکر ہیں بیماریوں میں جھلساؤ (BLIGHT) تنے کی (STEM ROT) اور جڑ کی (ROOT ROT) کا حملہ مسور کی فصل پر ہوتا ہے۔ لیکن ان بیماریوں کا حملہ پنجاب میں کم دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ بیماریاں پھپھوندی کے ذریعے پھیلتی ہیں ان کے تدارک کے لیئے قوت مدافعت رکھنے والی قسم مسور ۸۵ کاشت کریں۔ اور اسکے علاوہ بوائی کے وقت۔ بیج کو دوائی لگا کر کاشت کریں۔ ویسے فصلوں کے ہیر پھیر سے بھی اس بیماری پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ شدید حملے کی صورت میں محکمہ کے عملہ سے مشورہ کر کے مناسب دوائیوں اور زہروں کے سپرے سے بھی ان بیماریوں اور کیڑوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

برداشت

مسور کی فصل وسط اپریل میں پک کر برداشت کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔ پکنے کے بعد زیادہ دیر تک کھیتوں میں کھڑی نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح پودے سوکھ جاتے ہیں اور کٹائی کے وقت پھلیاں گرنے لگتی ہیں۔ کٹائی صبح کے وقت جبکہ ابھی اوس سے پودے گیلے ہوں کرنی چاہیئے اسطرح پھلیاں کم جھڑیں گی۔ جہاں تک ہو سکے کٹائی درانتی کی بجائے ہاتھ سے کرنی چاہیئے۔ کٹائی کے بعد فصل کو اچھی طرح خشک ہونے دیں۔ اور اچھی طرح خشک ہونے پر بیلوں یا ٹریکٹر سے گہائی کریں۔ سٹور کرنے سے پہلے دانوں کو بھی اچھی طرح خشک کریں۔

متفرق

مسور ڈیرہ غازی خان کے لیئے سفارش کی جاتی ہے لیکن زیادہ بارش والے شمالی پنجاب میں یہ کامیاب نہیں۔ پانی کی زیادتی اس فصل کے لیئے زہر قاتل ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ گوڈیاں کرتے رہیں اور فصل کو پہلا پانی دیر سے لگایا جائے۔ ہلکی میرا زمین میں آب پاشی نقصان نہیں دیتی۔ جبکہ بھاری زمینوں میں کاشتہ فصل کو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ متوجہ ہوں

جن جماعتوں کے ہاں الفضل کا خطبہ نمبر پہلے سے جاری نہیں ہے ان کے صدر صاحبان اور متعلقہ امرائے اضلاع کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر دفتر الفضل کو اپنا مکمل پتہ تحریر فرمائیں تاکہ دفتر الفضل کی جانب سے ان جماعتوں میں خطبہ نمبر جاری کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۲۹ میں احمد نعیم ولد چوہدری محمد نعیم صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۶۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ احمد نعیم E-12 ۱۲ ہنگری سٹریٹ ڈیفنس سوسائٹی کراچی ۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری منیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ چوہدری محمد نعیم احمد صاحب والد موصی

مسل نمبر ۲۸۱۳۰ میں لبنیٰ سیف بنت محمد حنیف سیف قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ۔ لبنیٰ سیف ۲۸۳ ۔ جی سیکٹر ۳۵ ۔ اے کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک محمد نواز سی کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد کورنگی کراچی

مسل نمبر ۲۸۱۳۱ میں حبیبہ بی بی بیوہ میاں عظمت علی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن پرانی منڈی پتوکی ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی ڈنڈیاں ایک تولہ مالیتی -/۳۵۰۰ ۔ (۲) نقد ایک ہزار روپے۔ (۳) حق مہر ۳۲/۳۷ وصول شدہ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حبیبہ بی بی بیوہ میاں عظمت علی ۵۶/۲ پرانی منڈی پتوکی ضلع قصور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میاں محمد اسلم پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میاں بشیر الحق ولد میاں سراج الحق پتوکی ضلع قصور۔

مسل نمبر ۲۸۱۳۲ میں بشارت احمد شیخ ولد شیخ صالح محمد قوم شیخ کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت ۱۱ جون ۱۹۸۲ء ساکن ۱۷/H آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہنڈا موٹر سائیکل مالیتی بتیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد روپے ماہوار بصورت ٹیوشن فیس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ شیخ بشارت احمد ۱۷/H آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امان اللہ خاں وصیت نمبر ۲۶۵۸۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا عبد الکریم وصیت نمبر ۱۱۳۹۲

بقیہ: صا سے آگے

کا پوتا اور مکرم عبد الرشید صاحب کا نواسہ ہے۔ حضور نے بچے کا نام قاضی لبید احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقفِ نَو میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی زندگی دے اور نیک خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبد المجید شیدا صاحب نصرت آرٹ پریس عرصہ آٹھ ماہ سے گردوں کی خرابی کا شکار ہیں۔ علاج کے لئے لاہور بھی لیجایا گیا تھا اب واپس آئے ہیں مزید علاج کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل عطا کرے۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

کر کوئی حقیقی امن کا قیام نہیں کہا جا سکتا۔ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے امن گفت و شنید کے متعلق اس بات پر اصرار کیا ہے کہ مشرقی یروشلم کا معاملہ بھی پیش ہونا چاہیئے۔ مصر کے اخبار الجمہوریہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے پانچ اصولی نکات بیان کئے جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے قیام امن کی کانفرنس منعقد ہونی چاہیے۔

گذشتہ بدھ (۲۸ اگست) کو مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا کہ عربوں میں خلیج کی جنگ کے موقعہ پر جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے ان کا دور کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ یہ بالکل معمولی جھگڑوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جنگ کے دوران جو کچھ بھی ہوا ہے اس کا علاج موجود ہے۔ اس جنگ کے موقعہ پر عرب لیگ کے ۲۱ ممبروں کا آپس میں اختلاف ہو گیا تھا۔ جن میں سے کئی ممالک نے عراق کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور ان کے علاوہ بعض دوسروں نے امریکہ کی راہنمائی میں جو اتحاد قائم ہوا تھا اس کا ساتھ دیا۔ یہ بات انہوں نے متحدہ عرب امارات کے اخبار الاتحاد کو بتائی۔ مسٹر حسنی مبارک لیبیا میں الاتحاد کے ایک نمائندہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ اور یہ موقعہ تھا مصنوعی دریا کے پہلے مرحلے کے آغاز کی تقریب کا۔ اس وقت یہ بھی خیال کیا گیا کہ اس تقریب پر عرب راہنماؤں کو ایک دوسرے سے ملاقات کا موقعہ ملے گا۔ دراصل لیبیا کے صدر کا ان تمام سربراہان مملکت و ریاست کو مدعو کرنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ یہ لوگ آپس میں مل جل کر آپس کے اختلافات نمٹالیں۔ اور انہوں نے تقریب سے پہلے ہی اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ عربوں کے زخم مندمل کر دیے جائیں۔

> "آج اگر آپ کو موت کا احساس نہ ہوا تو آپ کی یہ زندگی سنور نہیں سکتی۔"
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بے اولاد و نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ

جرمن ہومیو علاج

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ جدید دور کا جدید ترین علاج جرمنی کی سیل بند ادویات پر مشتمل موثر اور کامیاب ترین ہے

عزیز ہومیو پیتھک سٹور بیرون ٹی اڈہ رحمان کالونی ربوہ
فون ۲۱۲/۲/۴ (۰۴۵۲۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال میں بے انتہا برکتیں بخشتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قرآن کریم نے ہمیں یہ نکتہ سکھایا ہے کہ جو خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بے انتہا برکتیں بخشتا ہے۔ دورِ اول میں یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دور میں مسلمانوں کی جو ابتدائی حالت تھی وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ ایسی غربت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی فاقے کرنے پڑتے تھے اور آپ کی ازواجِ مطہرات کو بھی اور آپ کے خاندان کو بھی جو کہ معزز ترین خاندان سے تعلق رکھنے والے افراد تھے اور اسی طرح آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بھی۔ بہت چند ایک تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بعض پہلوؤں سے دنیاوی طور پر دولت عطا کی تھی ورنہ تو سب سے دولتمند وہی تھے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دنیا کو دولتیں تقسیم کرنے آئے تھے بہرحال دنیاوی دولت کے لحاظ سے بعض تھے مگر سوسائٹی کی بھاری اکثریت ایسی تھی جو غربت کی حالت میں زندگی بسر کر رہی تھی۔ مدینے میں جا کر بھی کم و بیش یہی حال رہا۔ اصحاب الصفہ کا حال آپ جانتے ہیں کہ کس طرح ایک بڑی تعداد صحابہ کی مسجد کے صحن میں اس کے کنارے جو بیٹھنے کی جگہیں بنی ہوئی تھیں وہاں پڑے رہتے تھے اور دن کو تلاوت کی۔ قرآن کریم کی دین کی باتیں کیں اور اسی حالت میں اور دیں رات بسر کرتے تھے اور کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا۔ خدمت کے لئے کچھ لوگ آتے اور کچھ پیش کر دیا یا کبھی لکڑیاں اکٹھی کرنے کے لئے جنگل میں چلے گئے اور واپس لا کے کچھ بیچ کر گذارہ کیا۔ اسی طرح ان کی گذر اوقات تھی لیکن چند سال کے عرصے میں ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گھر اس طرح دولتوں سے بھر دیئے کہ تاریخ میں اس قسم کے انقلاب کی آپ کو کوئی اور مثال دکھائی نہیں دے گی دیکھتے دیکھتے صرف ان چند مسلمانوں ہی کے نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ وابستہ تھے اور آپ کی خاطر سب کچھ لٹا کر آپ کے در پر آ بیٹھے تھے بلکہ ان کے ساتھیوں کو بھی، نئے آنے والوں کو بھی ان کی اولادوں کو بھی خدا نے اتنی دولتیں عطا کی ہیں کہ اب بھی آپ کبھی سپین جائیں تو وہاں کے جو آثار باقیہ ہیں وہاں اس دولت کے نشان ملتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) آفس کلرک تین عدد، عمر کم از کم ۲۵ سال سے اوپر ہو۔

(۲) ڈرائیور، عمر ۴۰ سال سے اوپر اور سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور
فون ۲۲۳۳۴۳ - ۲۲۳۳۷۲

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔

(مینیجر)

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون ۶۰۶۷۷۱

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارت کہوٹہ پر فضائی حملے کا جواز تلاش کر رہا ہے بھارت کی طرف سے پاکستانی دیہات اور فوج پر فائرنگ گہری سازش کا نتیجہ ہے جس کا مقصد دنیا کی توجہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال سے ہٹانا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستانی فوج حالات سے نبٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کوآپریٹو کھاتہ داروں کی حمایت میں گوجرانوالہ گجرات اور جہلم میں زبردست احتجاجی جلسوں سے خطاب کرنے کے بعد اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چار خاندانوں نے دس ارب روپے کے قرضے لے کر پورے بینکاری نظام کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک و قوم کے مفاد کو آئی جے آئی کے حکمرانوں کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملکی تاریخ کا سب سے بڑا مالیاتی سکینڈل ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم قومی حکومت نہیں منصفانہ انتخابات چاہتے ہیں۔

○ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے ملازمین کے سیکرٹریٹ کے احاطے کے اندر احتجاجی جلسے کے خوف سے سول سیکرٹریٹ کو صبح ہی سے تالا لگا دیا گیا۔ وزراء اور سیکرٹری صاحبان بھی اندر داخل نہ ہو سکے اپنے کاموں کے لئے آئے ہوئے ہزاروں افراد کو واپس لوٹنا پڑا۔ سیکرٹریٹ کے ملازمین نے سیکرٹریٹ کے باہر اپنا احتجاجی جلسہ کیا۔

○ نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن نے بہاولپور میں بھی ادائیگیاں شروع کر دیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کئے بغیر اسلامی جمہوری اتحاد کو ختم کر دیا ہے۔

○ آصف زرداری کے خلاف مقدمات کی سماعت جیل میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت سندھ نے بے نظیر کے الزامات کی تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل ٹربیونل بنا دیا گیا۔

○ عمران خان کو ورلڈ کپ تک کے لئے پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم کا کپتان نامزد کر دیا گیا ہے۔ ورلڈ کپ فروری میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ مشترکہ طور پر کروا رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ مشرق وسطیٰ کے عرب ملکوں کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں پاکستان کو مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سعودی عرب نے عراق کے چھوڑے ہوئے تین سو روسی ٹینک پاکستان کو دے گا۔ ۷۲ ٹینکوں کی پہلی قسط پاکستان کو روانہ کر دی گئی ہے۔ ان ٹینکوں کے اضافے سے پاکستان میں ایک ڈویژن فوج کا اضافہ ہو جائے گا۔

○ لیبیا کے صدر معمر القذافی نے کہا ہے کہ صدر گورباچوف نے عربوں کے مفادات سے بے وفائی کی ہے انہوں نے اپنے دوستوں کو طاقت حاصل کرنے سے روکا اور امریکہ کو دنیا کی واحد سپر طاقت تسلیم کرا لیا۔ گورباچوف نے وہ کیا جو واشنگٹن والے کبھی نہ کر سکتے تھے۔

○ روس کی طرف سے کابل کی غذائی امداد بند ہونے کے بعد پاکستان سے ٹرکوں کے قافلے کابل پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

○ بھارت اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اس کے ساتھ اپنے روابط بڑھانے پر غور کر رہا ہے۔

○ مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ جموں میں بموں کے مزید دھماکوں سے ۵ بھارتی فوجی ہلاک اور ۱۷ زخمی ہو گئے۔ کشمیر میں یہ ہڑتال چار دن تک جاری رہے گی۔ پیر کے دن بھارتیوں نے ۲۵ افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ یہ ہڑتال اسی قتل عام کے جواب میں ہے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسمہا راؤ جرمنی کے دورے پر بون پہنچ گئے۔ یہ ان کا پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔

○ ناکام بغاوت میں ملوث سوویت نائب صدر اور سپیکر کی برطرفی کا سرکاری اعلان شائع کر دیا گیا ہے۔